السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام پڑھے تو خاموش رہو۔ (صحیح مسلم ج1ص73ح404/63)(عبدالستار سومرو کراچی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی شیخ الاسلام محبوب المومنین الحدیث الفقیہ المجاہد صحابی رسول سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

صحیح مسلم: 404وابن ابی داوٗد 604وسنن نسائی: 923،922 بتحقیقی وھو حدیث صحیح) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عبدالرحمٰن بن یعقوب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: میں امام کی قرآءت سن رہا ہوں تو انھوں) نے فرمایا: اسے (سورۃ فاتحہ کو) اپنے دل میں (یعنی سراً) پڑھ دیکھئے مسند الحمیدی (بتحقیقی: 980، ونسخہ دیوبندیہ: 974 بتحقیق حسین سلیم اسد ج2ص198ح1004) اور مسند ابی عوانہ (ج2ص128 وسندہ نسخہ جدیدہ، 1/357)

معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سری اور جہری نمازوں میں فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ لہٰذا ان کی بیان کردہ حدیث کے دو ہی مفہوم ہوسکتے ہیں۔

1۔ یہ ماعدا الفاتحہ پر محمول ہے یعنی (جہری نمازمیں) قرآءت امام کی صورت میں فاتحہ پڑھی جائے گی اور اس کے علاوہ باقی قرآن نہیں پڑھا جائے گا۔ یہی تحقیق امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ دیکھئے (جزء القرآءت ص63ح264)

2۔ یہ حدیث منسوخ ہے۔

آل تقلید کا یہ اصول بہت مشہور ہے کہ اگر راوی اپنی روایت کے خلاف عمل کرے یا فتوی دے تو اس کی روایت منسوخ ہوگی۔

(مثلاً دیکھئے محمد منصور علی تقلیدی کی کتاب فتح المبین (ص63۔64

اصول محدثین کی رو سے شق اول راجح ہے جبکہ اہل الرائے کے اصول سے شق ثانی مختصر یہ کہ اصول محدثین واصول اہل الرائے دونوں کی رو سے اس حدیث سے فاتحہ خلف الامام کے خلاف استدلال مردود ہے۔ (شہادت فروری 2000ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔ کتاب الصلاۃ۔ صفحہ309

محدث فتویٰ